Regd No L 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ :۔ ڈیلی الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل لاہور

فی پرچہ ۱ آنہ

یوم ہفتہ ۱۵ ذی القعدہ ۱۳۷۳ھ

جلد ۴۳/۸ | ۱۷ وفا ۱۳۳۳ ہش - ۱۷ جولائی ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۶۴

کشمیری عوام آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے سوا اور کسی بات پر راضی نہیں ہوں گے (پریم ناتھ بزاز)

نئی دہلی ۱۶ جولائی۔ کشمیر ڈیموکریٹک یونین کے صدر پنڈت پریم ناتھ بزاز نے کہا ہے۔ کہ کشمیری عوام ریاست کی شمولیت کے تصفیہ کے متعلق جمہوری طور پر آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے علاوہ اور کسی بات پر راضی نہیں ہوں گے۔ انہوں نے ایک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے یہ بات کہی۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد کے اس دعوے کا ذکر کرتے ہوئے کہ ریاست کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی نے ریاست کے الحاق کے متعلق جو فیصلہ کر دیا ہے۔ وہ ناقابل تنسیخ اور قطعی ہے۔ پنڈت پریم ناتھ بزاز نے کہا۔ کہ شیخ عبد اللہ بھی اسی قسم کی باتیں کہتے تھے۔ لیکن ان کا جو حشر ہوا۔ وہ سب کے سامنے ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ناصر آباد ۱۴ جولائی (بذریعہ ڈاک) مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب مطلع فرماتے ہیں۔ کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی عام صحت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ لیکن کمزوری باقی ہے۔ احباب اپنے پیارے امام کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

محکمہ زراعت کے افسران دریائے ستلج کا رخ بدلنے سے پیدا شدہ صورتِ حال کا جائزہ لے رہے ہیں

یہ افسران خریف کی فصلوں اور پانی کی کمی کے متعلق حکومت پنجاب کو رپورٹ پیش کریں گے

ملتان ۱۶ جولائی۔ ایسوسی ایٹڈ پریس آف پاکستان نے ملتان سے خبر دی ہے۔ کہ ہندوستان نے دریائے ستلج کا رخ بدلنے کی جو کارروائی کی ہے۔ اس کے بعد پنجاب کے محکمہ زراعت کے افسر ملتان اور منٹگمری کے اضلاع میں کپاس اور خریف کی دوسری فصلوں کا جائزہ لے رہے ہیں۔ وہ یہ بھی دیکھ رہے ہیں۔ کہ آگے چل کر موجودہ صورتِ حال کا ان اضلاع کی زرعی زمین پر کیا اثر ہوگا۔ جائزہ لینے کے بعد وہ افسران ان فصلوں کی حالت اور پانی کی کمی کے متعلق حکومت پنجاب کو رپورٹ پیش کریں گے۔

ہند چینی کے متعلق روس کا رویہ سخت ہو گیا

جنیوا ۱۶ جولائی۔ جنیوا میں فرانسیسی حلقوں کا بیان ہے۔ کہ پیرس میں موسیو مانڈیز فرانس مسٹر ڈلس اور مسٹر ایڈن کی بات چیت کی وجہ سے ہند چینی کے متعلق روس کے رویہ میں سختی پیدا ہو گئی ہے۔ اسی وجہ سے موسیو مانڈیز فرانس سے روسی وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف کی بات چیت آگے نہیں بڑھی۔ مسٹر مولوٹوف نے مسٹر مانڈیز فرانس سے خندہ پیشانی سے بات چیت کی۔ مگر وہ اپنی کسی بات سے پیچھے نہیں ہٹے۔ موسیو مانڈیز فرانس نے وثوق سے یہ بات کہی تھی، کہ ۲۰ جولائی تک ہند چینی کے متعلق کوئی نہ کوئی سمجھوتہ ضرور ہو جائیگا لیکن روس کے رویہ کی وجہ سے انہیں سخت دھکا لگا ہے اور ان کی امیدوں پر پانی پھر گیا ہے۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

لاہور ۱۶ جولائی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج ساڑھے نو بجے شب کی اطلاع حسب ذیل ہے۔

"آج حضرت میاں صاحب کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی رہی۔ دل اور نقرس کی تکلیف اب آہستہ آہستہ کم ہو رہی ہے۔ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب آج شام واپس ربوہ چلے گئے ہیں۔ آج شام کے وقت کا معائنہ جناب ڈاکٹر محمد یعقوب صاحب نے کیا۔

احباب حضرت میاں صاحب کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں

جنوب مشرقی ایشیا کا دفاعی سمجھوتہ

واشنگٹن ۱۶ جولائی۔ واشنگٹن میں امریکہ۔ برطانیہ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے جو نمائندے جنوب مشرقی ایشیا کے دفاعی سمجھوتہ کا مسودہ تیار کر رہے ہیں، ان کا خیال ہے۔ کہ اس سمجھوتہ کا مسودہ دو ہفتہ تک تیار ہو جائے گا۔ اور اس کے بعد٭

٭ اس پر جلد ہی دستخط ہو جائیں گے۔

ایٹمی تجربات سے پیش آنے والے حادثات کی روک تھام

نگران کونسل نے قرارداد منظور کر لی

نیویارک ۱۶ جولائی۔ کل اقوام متحدہ کی نگران کونسل نے ایک قرارداد میں امریکہ سے سفارش کی ہے۔ کہ بحر الکاہل میں ایٹمی تجربوں سے پیش آنے والے حادثات کی روک تھام کے لئے ضروری تدبیریں اختیار کی جائیں۔ کونسل نے اس سلسلہ میں برطانیہ فرانس اور بلجیم کی پیش کردہ قرارداد بھی کے مقابلہ میں نو ووٹوں سے منظور کر لی۔ گذشتہ ایٹمی تجربوں میں جن لوگوں کو نقصان پہنچا تھا۔ قرارداد میں ان سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا ہے اس سے پہلے کونسل نے روس اور ہندوستان کی دو قراردادیں نامنظور کر دیں۔ روس کی قرارداد میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ امریکہ یہ تجربے کرنا بند کر دے۔ اور ہندوستان کی پیش کردہ قرارداد میں کہا گیا تھا۔ کہ بین الاقوامی عدالت کے فیصلے تک اس قسم کے تجربے بند کر دیئے جائیں۔

برطانیہ اور مصر میں کئی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ مصر کے مشہور اخبار الاہرام نے خبر دی ہے۔ کہ نہر سویز کے جھگڑے کے تصفیہ کی بات چیت کے دوران میں فریقین میں کئی باتوں پر سمجھوتہ ہو گیا ہے۔

ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں کا زبردست حملہ

ہنوئی ۱۶ جولائی۔ ہند چینی میں فرانسیسی فوجوں نے ہنوئی پر سے ویٹ منہ فوجوں کے حملوں کے دباؤ کو کم کرنے کے لئے ہنوئی کے مغرب اور شمال مغرب میں زبردست حملے شروع کر دیئے ہیں۔ ان حملوں میں ٹینکوں اور زبردست توپخانہ سے کام لیا جا رہا ہے۔ بمبار ہوائی جہاز بھی فرانسیسی فوجوں کی مدد کر رہے ہیں۔

ایف ایس سی کے امتحان میں ایک احمدی طالب علم کی شاندار کامیابی

یونیورسٹی میں سوئم رہا

لاہور ۱۶ جولائی۔ پنجاب یونیورسٹی کے ایف ایس سی نان میڈیکل کے امتحان میں جس کا نتیجہ حال ہی میں نکلا ہے۔ ایک احمدی طالب علم محمد شہباز خاں جنہوں نے سیالکوٹ سے پرائیویٹ طور پر امتحان دیا تھا۔ ۵۰۹ نمبر لیکر یونیورسٹی میں سوئم رہے۔ محمد شہباز خاں جماعت احمدیہ بڈھال کے پریذیڈنٹ چوہدری محمد ... صاحب کے صاحبزادے ہیں۔

ایڈیٹر :۔ روشن دین تنویر

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے انصاف پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

کلام النبی صلی اللہ علیہ وسلم

دُعا کی فضیلت

عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ و سلم قال لیس شیءٌ اکرم علی اللہ سبحانہ من الدعاء (سنن ابن ماجہ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اللہ کے نزدیک دعا سے زیادہ کوئی چیز بزرگی والی نہیں ہے

سرزمین ربوہ ۔۔۔ مرکز عرفان

ربوہ کی سرزمینِ مقدّس کے نام پر

شاہینِ فکر دیر سے ٹوٹے ہوئے تھا پر

نظریں بہ احترام اُٹھیں ہیں طواف کو

سجدہ کناں ہے چرخ یہاں اعتراف کو

یہ ارضِ پاک دشت وجبل کے ہے درمیاں

پیشانئِ حیات پہ عظمت کا اک نشاں

وہ جذبۂ حیات جو بستی میں ڈھل گیا

دشتِ خراب حال کا نقشہ بدل گیا

یہ خطۂ حسیں ہے بہاروں سے ہمکنار

آؤ خلوصِ دل سے نگاہیں کریں نثار

سچ پوچھو تو یہ شہر مری کائنات ہے

اس کے ہر ایک گوشے میں رازِ حیات ہے

اختر زراہِ عشق ووفا اِک نگاہ کر

دل کی عقیدتوں کو یہاں بے پناہ کر

(اختر [illegible])

چندہ سالانہ اجتماع ۱۹۵۴ء

جیسا کہ اس سے قبل اعلان کیا جا چکا ہے کہ ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں منعقد ہو گا۔ جس کی معین تاریخوں کا اعلان جاری کر دیا جائے گا

لیکن اجتماع کے انتظامات کے لئے روپیہ کی ضرورت ہے۔ مثلاً گندم اور دیگر ضرورت کی اجناس ابھی سے اگر خرید لی جائیں۔ تو نسبتاً فائدہ رہے گا۔ اس لئے جملہ مجالس سے درخواست ہے کہ وہ چندہ سالانہ اجتماع مقررہ شرح کے مطابق خدام سے ابھی سے وصولی کرنا شروع کر دیں۔ اور وصول شدہ رقم ساتھ ساتھ دفتر مرکزیہ میں ارسال فرماتے رہیں تا منتظمین اپنا کام جاری رکھ سکیں۔ ۲

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

زندہ کتاب۔ زندہ دین اور زندہ رسول

”میں تمام لوگوں کو یقین دلاتا ہوں کہ اب آسمان کے نیچے اعلیٰ اور اکمل طور پر زندہ رسول صرف ایک ہے۔ یعنی محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اس ثبوت کے لئے خدا نے مجھے مسیح کرکے بھیجا ہے۔ جس کو شک ہو۔ وہ آرام اور آہستگی سے مجھ سے یہ اعلیٰ زندگی ثابت کرا لے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو کچھ عذر بھی تھا۔ مگر اب کسی کے لئے عذر کی جگہ نہیں۔ کیونکہ خدا نے مجھے بھیجا ہے۔ کہ میں اس بات کا ثبوت دوں۔ کہ زندہ کتاب قرآن ہے اور زندہ دین اسلام ہے۔ اور زندہ رسول محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ دیکھو میں آسمان اور زمین کو گواہ کرکے کہتا ہوں یہ باتیں سچ ہیں اور خدا وہی ایک خدا ہے جو کلمہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ میں پیش کیا گیا ہے۔ اور زندہ رسول وہی ایک رسول ہے جس کے قدم پر نئے سرے سے دنیا زندہ ہو رہی ہے۔ نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ برکات ظہور میں آ رہے ہیں۔ غیب کے چشمے کھل رہے ہیں مبارک وہ جو اپنے تئیں تاریکی سے نکال لے“ (لیکچر زندہ رسول)

جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء کی تقاریر کے متعلق ضروری اعلان

امسال بھی حسب دستور سابق جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۵۴ء کے آخری ہفتہ میں منعقد ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ۔ گذشتہ سال ۱۹۵۳ء میں جماعت کے فاضل مقررین نے مندرجہ ذیل عنوانات پر تقاریر فرمائی تھیں۔

(۱) ذکر حبیب۔ (۲) جماعت احمدیہ انڈونیشیا کے حالات۔ (۳) محبت الٰہی کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم۔ (۴) قرآن شریف کی کوئی آیت منسوخ نہیں۔ (۵) تربیت کے لحاظ سے ہماری ذمہ داریاں۔ (۶) اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے متعلق پیشگوئیاں۔ (۷) بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات۔ (۸) اسلام اور تزکیہ نفس۔ (۹) تجارت کے متعلق اسلامی تعلیم۔ (۱۰) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کا پس منظر۔ (۱۱) شان محمد صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱۲) مذہبی آزادی کے متعلق اسلام کا نقطۂ نظر۔

اس سال کے جلسہ کے لئے اگر کوئی دوست موضوع تقاریر کے متعلق مشورہ دینا چاہیں۔ تو آخر اگست ۱۹۵۴ء تک اپنی تجاویز نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر ملحوظ رکھا جائے۔ کہ مضامین حتی الوسع مندرجہ ذیل مستقل عنوانات کے ماتحت تجویز کئے جائیں۔

(۱) ہستی باری تعالیٰ۔ (۲) فلسفۂ احکام شریعت۔ (۳) دیگر مذاہب پر علمی تبصرہ۔ (۴) مسئلہ ختم نبوت۔ (۵) وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔ (۶) صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام (۷) حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئیاں۔ (۸) مسئلہ خلافت۔ (۹) علم الکلام۔ (۱۰) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (۱۱) عقائد احمدیت پر اعتراضات کے جواب۔ (۱۲) جدید تحریکات (۱۳) تبلیغ اسلام و احمدیت۔ (۱۴) جماعت احمدیہ کی تعلیم و تربیت۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ سلسلہ عالیہ احمدیہ ربوہ)

---

۴ چندہ اجتماع کی شرح حسب ذیل ہے۔ جو ہر خادم سے وصول کرنا ضروری ہے۔ خواہ وہ اجتماع میں شامل ہو یا نہ ہو۔

۷۵ روپے ماہوار تک آمد رکھنے والے ہر خادم سے	ایک روپیہ
۷۶ سے ۱۵۰ ″ ″ ″ ″ ″	ڈیڑھ روپیہ
۱۵۱ ″ ۲۰۰ ″ ″ ″ ″ ″	دو روپیہ
۲۰۰ ″ زائد آمد رکھنے والے ہر خادم سے ہر سو یا سو کی کسر پر	ایک روپیہ زائد

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۲ء

وزیر اعظم کی تصریحات

پاکستان کے وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے اپنی ایک پریس کانفرنس میں بھارت کے ساتھ نہری پانی کے تنازعہ کے متعلق پاکستان کے نقطہ نظر پر روشنی ڈالی ہے۔ آپ نے نہایت اطمینان اور سکون کے ساتھ اس مسئلہ کے پس منظر کو پیش کیا اور جذبات اور غیر متعلقہ باتوں سے بچتے ہوئے بتایا ہے کہ بھارت نے یکطرفہ کارروائی کر کے بین الاقوامی وعدوں کی صریحاً خلاف ورزی کی ہے۔

آپ نے تقسیم سے لے کر آج تک اس ضمن میں جو صورت حال رہی ہے۔ اور جو کارروائی ہوتی رہی ہے۔ اس کا مختصراً تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ

غیر منقسم ہندوستان نے اس بین الاقوامی اصول کو مکمل طور پر تسلیم کیا ہوا تھا کہ بین الاقوامی دریاؤں کے پانی کے موجودہ استعمال کا احترام کیا جائے۔ اور باقی فالتو پانی کو مساوی تقسیم کے اصول کے مطابق تقسیم کر دیا جائے۔ خاص طور پر ۱۹۴۲ء میں راؤ کمیشن نے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کی تصدیق کر دی تھی۔ چنانچہ باؤنڈری کمیشن کے چیئرمین سر ریڈکلف نے اپنے ایوارڈ کے آٹھویں پیراگراف میں لکھا ہے۔

"میں پورے اعتماد کے ساتھ یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں کہ کوئی معاہدہ جو تقسیم کے وقت ان نہروں یا دوسرے ذرائع کے پانی کی تقسیم کے بارے میں موجود ہے۔ اس کا ہر وہ حکومت احترام کریگی۔ جس کے کنٹرول میں متعلقہ ہیڈ ورکس آئیں گے۔"

یہ پیراگراف باؤنڈری کمیشن کے ایوارڈ کا حصہ ہے۔ اور اس لئے یقیناً یہ بھارت اور پاکستان کے معاہدہ تقسیم کا جزو ہے۔ جس کی خلاف ورزی نہیں کی جا سکتی۔ اور جس سے یہ نتیجہ برآمد ہوتا ہے کہ اگر بھارت بھاکڑہ پروجیکٹ کے ذریعہ دریائے ستلج کے رخ کو موڑنا چاہیئے۔ تو اس کو لازم ہے کہ وہ کوئی سابقہ معاہدہ دکھائے۔ جس کی رو سے وہ دریا کا رخ موڑنے کا مجاز ہے۔ اور جیسا کہ پنڈت نہرو نے اپنی تقریر میں فرمایا ہے۔ محض یہ کہہ دینا کہ بھارت کو ایسا کرنے کا اختیار ہے کافی نہیں ہے۔

اس بات کو تسلیم بھی کر لیا جائے کہ ستلج کے پانی کی بھارت کو اپنی زراعتی ترقی کے لئے واقعی سخت ضرورت ہے۔ اور وہ کسی اور طریقے یعنی دریائے جمنا وغیرہ سے اپنی ضرورت پوری نہیں کر سکتا۔ اور اس کا یہ اقدام محض اپنے ملک کی بہتری کے پیش نظر ہے۔ اور اس نے پاکستان کو نقصان پہنچانے کے لئے ضد سے ایسا نہیں کیا۔ تو پھر بھی اس کے لئے لازم تھا۔ کہ وہ بین الاقوامی اصول کی پابندی کرتا اور پاکستان کے ساتھ کوئی ایسا حل نکالنے تک جو دونوں ملکوں کے مفاد کے مطابق ہوتا صبر سے کام لیتا کم از کم اس معاملہ کے متعلق عالمی بنک کی آخری تجاویز کا انتظار کرتا۔

بھارت کے وزیر اعظم کا محض یہ کہہ دینا کہ ہم پاکستان اور کسانوں کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتے۔ جبکہ وہ دریا کا رخ پھیرنے کے افتتاحی رسم ادا کر رہے تھے۔ اس [illegible] اور واقعی پوزیشن کو نہیں بدل سکتا۔

ریڈکلف ایوارڈ کے مطابق کسی نہر کا خواہ وہ مغربی پنجاب میں بہتی ہو۔ یا مشرقی پنجاب میں اور خواہ وہ کسی دریا سے نکلتی ہو پانی بند نہیں کیا جا سکتا اور نہ اس سے کم کیا جا سکتا ہے۔ جتنا کہ پہلے ان میں بہتا رہا ہے یہ درست ہے کہ بھاکڑہ پروجیکٹ تقسیم سے پہلے سوچا گیا تھا مگر اس کا مطلب ہرگز نہیں تھا کہ چالو نہروں کو جو ستلج سے پانی ملتا ہے۔ اس پروجیکٹ کی تکمیل پر ان کے پانی میں کمی کی جائے گی۔ اور اگر ایسا کوئی خیال ہو بھی سکتا تھا۔ تو وہ اسی صورت میں ہو سکتا تھا۔ کہ جن علاقوں کو پہلی نہریں سیراب کرتی ہیں۔ ان کے سیراب کرنے کا کوئی بندوبست کر لیا جاتا اس کا ہرگز یہ مطلب نہیں تھا کہ کسی دوسرے علاقہ کے لئے ان علاقوں کی ضروریات کو قربان کر دیا جائے گا۔ اس کا مطلب صرف اتنا تھا کہ پہلے اجراؤ کو قائم رکھتے ہوئے ستلج کا جو پانی ہے اس میں سے کچھ بھاکڑہ پروجیکٹ کے ذریعہ ایسے علاقہ کے استعمال کے لئے حاصل کیا جائے۔ جہاں اس کی ضرورت ہے۔

تقسیم ملک کی صورت میں بین الاقوامی اصول کے مطابق اس کی صورت یہی ہو سکتی تھی۔ کہ فالتو پانی کو دو مساوی حصوں میں تقسیم کیا جائے۔ ایک حصہ مشرقی پنجاب کے لئے اور دوسرا حصہ مغربی پنجاب کے لئے۔ چنانچہ اس کی تائید تقسیم کمیٹی کی سب کمیٹی کی اس رپورٹ سے بھی ہوتی ہے۔ جس نے اس معاملہ کو طے شدہ سمجھ کر ثالثی کمیٹی کے روبرو پیش کرنے کی ضرورت نہ سمجھی اور لکھا کہ

"کمیٹی کو اس بات پر اتفاق ہے کہ دونوں ملکوں کو مختلف انہار میں پانی کی موجودہ تقسیم کو تبدیل کرنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔"

اس کا مطلب یہی ہے کہ مغربی پنجاب کی نہروں کو جتنا پانی پہلے مل رہا ہے۔ اس میں کمی بیشی نہیں کی جائے گی۔ اس لئے بھاکڑہ پروجیکٹ کا مطلب صرف یہی تھا کہ ستلج کے فالتو پانی سے کچھ حصہ نئے علاقوں کے لئے لے لیا جائے گا۔ اور تقسیم کے بعد فالتو پانی دو مساوی حصوں میں تقسیم کیا جانا عین انصاف اور بین الاقوامی اصولوں کے مطابق تھا۔ مگر بھارت نے تقسیم کے بعد بھاکڑہ پروجیکٹ کے حقیقی مقصد کو تو نظر انداز کر دیا۔ اور اس نے دریائے ستلج کا رخ ہی پھیر دینے کا ایک نیا مقصد پیش نظر رکھ لیا۔

چنانچہ تقسیم کمیٹی کے اختتام پر دوسرے ہی دن پاکستان سے نہری پانی کے متعلق چھیڑ چھاڑ شروع کر دی۔ اور اپنی پوزیشن کا فائدہ اٹھا کر جو کنٹرول ہیڈ ورکس کا پانی بند کر دیا۔ تاکہ پاکستان کو مجبور کر کے اپنا مندرجہ بالا مقصد حاصل کیا جائے۔ اس وقت سے لے کر کئی ایک مذاکرات ہوئے اور بھارت معاملہ کو طول دیتا چلا گیا۔ پاکستان کی ہر تجویز کو نظر انداز کرتا رہا۔ اور آخر یہ معاملہ عالمی بنک کے سپرد ہوا۔ اور ابھی بات چیت ختم بھی نہیں ہوئی۔ کہ بھاکڑہ ننگل کا افتتاح کر دیا۔ اور ستلج کا رخ موڑ دیا۔

داخلہ انجینئرنگ کالج پشاور

داخلہ کے لئے امتحان انتخاب بمقام پشاور ۱۳ تا ۱۶ ستمبر ۱۹۵۲ء ہوگا۔ شرائط کم از کم ایف ایس سی نان میڈیکل درخواست کے لئے آخری تاریخ ۱۵ اگست ۱۹۵۲ء۔ پراسپکٹس مع فارم درخواست پرنسپل کالج یا رجسٹرار یونیورسٹی ۱/- روپیہ بذریعہ منی آرڈر بھیج کر طلب ہو۔

(سول لاہور ۱۳/۷/۵۲) ناظر تعلیم و تربیت

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے بھائی طاہر احمد صاحب ستوری کے متعلق ملتان سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آپ سخت بیمار ہیں۔ ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ میرزا احمد رشید زعیم حلقہ قلعہ گوجر سنگھ (۲) میری نسبتی بہن اہلیہ میاں حیدر علی صاحب عینک ساز چوک گھاس منڈی سیالکوٹ تقریباً چھ ماہ سے بعارضہ بلڈ پریشر بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کاملہ وعاجلہ کے لئے دعا فرمائیں خاکسار عبد الحمید سیکرٹری مال حلقہ چابک سواراں لاہور (۳) میری بھانجی دختر ڈنگ کمانڈر عبد الحی صاحب کا اپنڈیکس کا اپریشن کروایا گیا ہے۔ اپریشن خدا کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔ احباب مکمل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ اختر الله بیگم ۲۳ ساؤتھ سرکلر روڈ پشاور کینٹ (۴) عزیزی شریفہ بیگم صاحبہ بنت حضرت نواب محمد الدین صاحب رضی اللہ عنہ بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار قاسم الدین امیر جماعت احمدیہ سیالکوٹ (۵) خاکسار کا لڑکا ناصر احمد اور لڑکی دونوں میعادی بخار میں مبتلا ہیں دعا کے لئے درخواست ہے۔ حکیم عبد الرحمن خود کوٹ شہر جھنگ (۶) خاکسار کی اہلیہ پیٹ میں شدید درد کی وجہ سے بیمار ہے۔ احباب اس کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نذیر احمد سیالکوٹی (۷) خاکسار کی محکمانہ ترقی کا سوال درپیش ہے۔ احباب اس میں کامیابی کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ خاکسار شیخ خلیل احمد ایئر فورس راولپنڈی (۸) خاکسار ایک محکمانہ امتحان میں شامل ہو رہا ہے۔ نیز بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ امتحان میں کامیابی اور پریشانیوں سے نجات کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ محمد عبد القیوم لاہور چھاؤنی (۹) ملک ظہور احمد ولد میاں اللہ رکھا صاحب سخت بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ ملک عبد الرحمن قائد مجلس خدام الاحمدیہ بدین ضلع حیدر آباد سندھ (۱۰) میرا لڑکا سعادت احمد دو ماہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ بشارت احمد کراچی

سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السّلام کے بیان فرمودہ قرآن مجید کے حقائق و معارف

از مکرم مرزا خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی

بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی اس زمانہ میں یکتا وجود تھے۔ جنہوں نے لا یمسہ الا المطھرون کے مطابق ان آیات قرآنیہ کی جن کی تفسیر بیان کرتے ہوئے گزشتہ مفسرین نے بڑی بڑی لغزشیں کھائی ہیں۔ خداداد فہم و ذکا اور علم روحانی سے ایسی دلکش اور روح پرور تفسیر بیان فرمائی کہ جسے پڑھ یا سنکر اپنے تو اپنے بیگانے بھی آپ کی تعریف و توصیف کے گیت گانے لگے۔ اور انہوں نے آپ کی نسبت برملا کہنا شروع کیا کہ تفسیر قرآن کے مقابلہ میں اس انسان کا مقابلہ نہ صرف مشکل بلکہ ناممکنات میں سے ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم کے بعض مشکل مقامات کی ایسی تفسیر بیان فرمائی کہ جسے پڑھ کر معاندین اسلام بھی محاسن قرآن کے قائل ہونے لگے اور قرآن پاک کا وہ حسین و جمیل چہرہ جو بعض مفسرین کے بیان کردہ امور کی وجہ سے کئی صدیوں سے بھونڈی صورت میں دنیا کو دکھائی دے رہا تھا اپنی اصلی شان میں ہویدا ہو گیا۔ جسے دیکھ کر ہر سچا عاشق قرآن بے ساختہ بول اٹھا کہ ؎

جمال و حسن قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

یہ مضمون تو از حد تفصیل طلب ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے کیا کیا حقائق و معارف قرآنیہ بیان فرمائے۔ اور یوں قرآن کریم کی عظمت و شان کا سکہ قلوب پر بٹھایا تاہم آج کی صحبت میں آپ کے ہزاروں بیان فرمودہ حقائق و معارف قرآنیہ میں سے صرف ایک نکتہ ہدیۂ ناظرین کیا جاتا ہے۔ اسی ایک مثال سے ظاہر ہو جائے گا۔ کہ خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کتنا فہم قرآن عطا فرمایا گیا تھا۔

آپ نے اپنی تصنیف توضیح مرام کے آخری صفحات میں سورۃ الشمس کی نہایت پُر از مغز اور ایمان افروز تفسیر بیان فرمائی ہے۔ آیت فقال لھم رسول اللہ ناقۃ اللہ وسقیھا فکذبوہ فعقروھا فدمدم علیھم ربھم بذنبھم فسوّٰھا ولا یخاف عقبھا پر روشنی ڈالتے ہوئے ایک اور مقام پر تحریر فرماتے ہیں۔

"اللہ جلشانہ ایک مثال کے طور پر ثمود کی قوم کا ذکر کرکے فرماتا ہے۔ کہ انہوں نے باعث اپنی جبلی سرکشی کے اپنے وقت کے نبی کو جھٹلایا۔ اور اس کی تکذیب کے لئے ایک بڑا بدبخت ان میں سے پیش قدم ہوا اس وقت کے رسول نے انہیں نصیحت کے طور پر کہا کہ ناقۃ اللہ یعنے خدا تعالےٰ کی اونٹنی اور اس کے پانی پینے کی جگہ کا تعرض مت کرو۔ مگر انہوں نے نہ مانا۔ اور اونٹنی کے پاؤں کاٹے سو اس جرم کی شامت سے اللہ تعالےٰ نے ان پر موت کی مار ڈالی اور انہیں خاک میں ملا دیا۔ اور خدا تعالےٰ نے اس بات کی کچھ بھی پروا نہ کی۔ کہ ان کے مرنے کے بعد ان کی بیوہ عورتوں اور یتیم بچوں اور بے کس عیال کا کیا حال ہوگا یہ ایک نہایت لطیف مثال ہے جو خدا تعالےٰ نے انسان کے نفس کو ناقۃ اللہ سے مشابہت دینے کے لئے اس جگہ لکھی ہے۔ مطلب یہ ہے کہ انسان کا نفس بھی درحقیقت اسی غرض کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ کہ تا وہ ناقۃ اللہ کا کام دیوے اس کی فنا فی اللہ ہونے کی حالت میں خدا تعالےٰ اپنی پاک تجلی کے ساتھ اس پر سوار ہو جیسے کوئی اونٹنی پر سوار ہوتا ہے۔ سو نفس پرست لوگوں کو جو تنبیہ کرتے رہتے ہیں تنبیہ اور انذار کے طور پر فرمایا کہ تم لوگ بھی قوم ثمود کی طرح ناقۃ اللہ کا سقیا یعنے اس کے پانی پینے کی جگہ جو یاد الٰہی اور معرفت الٰہی کا چشمہ ہے جس پر اس ناقہ کی زندگی موقوف ہے اس پر بند کر رہے ہو۔ اور نہ صرف بند بلکہ اسکے پیر کاٹنے کی فکر میں ہو۔ تا وہ خدا تعالےٰ کی راہوں پر چلنے سے بالکل رہ جائے۔ سو اگر تم اپنی خیر مانگتے ہو تو زندگی کا پانی اس پر بند مت کرو اور اور اپنی بے جا خواہشوں کے تیر و تبر سے اس کے پیر مت کاٹو۔ اگر تم ایسا کروگے۔ اور وہ ناقہ جو خدا تعالےٰ کی سواری کے لئے تم کو دی گئی ہے مجروح کرکے مر جائیگی تو تم بالکل نکمے اور خشک لکڑی کی طرح مقصود ہو کر کاٹ دیئے جاؤگے۔ اور پھر آگ میں ڈالے جاؤگے۔ اور تمہارے مرنے کے بعد خدا تعالےٰ تمہارے پسماندوں پر ہرگز رحم نہیں کریگا۔ بلکہ تمہاری معصیت اور بدکاری کا وبال انہی کے بھی آگے آئے گا اور نہ صرف تم اپنے شامت اعمال سے مروگے بلکہ اپنے عیال و اطفال کو بھی اسی تباہی میں ڈالوگے"!

(توضیح مرام صفحہ ۳۰ تا ۳۱)

حضرت نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے حدیث شریف میں یہ جو فرمایا ہے۔ کہ مسیح موعودؑ جب آئے گا تو مال تقسیم کرے گا۔ اس سے ظاہر پرست اور دنیا دار علماء نے یہ سمجھا کہ فی الحقیقت مسیح موعود کی آمد پر ہم ظاہری مال و دولت سے مالا مال ہو جائیں گے۔ حالانکہ اس مال سے جو امام موعود نے آکر تقسیم کرنا تھا۔ روحانی خزانہ یعنے قرآن کریم کے حقائق و معارف اور علمی نکات مراد تھے۔ جو واقعی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آکر اپنی کتب میں دنیا کے سامنے رکھے۔ جنہیں دیکھ کر اور پڑھ کر بڑے بڑے جید علماء حیران و ششدر رہ گئے۔ اور ان میں سے کئی سعادت مند تھے۔ جو انہی حقائق سے آشنا ہو کر آپ کے در پر دھونی رما بیٹھے اور آپ سے فیض یاب ہو کر نافع الناس وجود قرار دیئے گئے۔ جیسے حضرت مولانا مولوی نورالدین صاحب خلیفۃ المسیح اولؓ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹیؓ حضرت مولانا سید محمد سرورشاہ صاحب۔ حضرت ابوالبرکات غلام رسول صاحب راجیکی اور ان جیسے کئی اور بزرگان عظام۔

کاش دیگر علم و فضل کے مدعی اصحاب کو بھی اللہ تعالےٰ کو یہ توفیق دے کہ ضد و تعصب سے پاک ہو کر خدا تعالےٰ کے برگزیدہ مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ روحانی خزائن سے متمتع ہوں۔ حضرت مسیح الزمان علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ؎

وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

خدام الاحمدیہ کا آئندہ سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالےٰ حسب سابق اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ معین تاریخوں کا عنقریب اعلان کر دیا جائے گا۔ لیکن بعض ایسے امور ہیں جن کی طرف ابھی سے توجہ دینی ضروری ہے مثلاً

(۱) چندہ سالانہ اجتماع۔ اس کی ابھی سے مقررہ شرح کے مطابق وصولی ضروری ہے تا مقررہ وقت تک روپیہ جمع ہو جائے۔ اور منتظمین سہولت سے اپنا کام کر سکیں

(۲) بجٹ کی تیاری۔ چونکہ ہمارا آئندہ سال یکم نومبر ۱۹۵۴ء سے شروع ہوگا۔ اس لئے یکم نومبر ۵۴ء سے ۳۱ اکتوبر ۱۹۵۵ء تک کا بجٹ اجتماع کے موقعہ پر پیش ہوگا۔ لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ جملہ مجالس اپنے بجٹ ۳۱ اگست ۱۹۵۴ء تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ تا کہ بجٹ عمومی تیار ہو سکے۔ بجٹ فارم مجالس کو بھجوائے جا رہے ہیں۔

(۳) امسال انشاء اللہ اجتماع کے موقعہ پر نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا انتخاب بھی ہوگا جس کے بارے مفصل اعلان عنقریب جاری کیا جائے گا۔ مجالس کو اس بارہ میں تیار رہنا چاہیئے۔ اور جب اعلان پہونچے فوری طور پر اس کے مطابق عمل کرکے رپورٹ کریں۔ یہ تینوں امور نہایت ضروری ہیں۔

(نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مرکزی عہدہ داران انصار اللہ لاہور کا اجلاس

پہلے بھی اعلان کیا جا چکا ہے کہ عہدہ داران انصار اللہ لاہور کا اجلاس فضل عمر لائبریری جودھامل بلڈنگ میں ۱۸ جولائی بوقت ۸ بجے ہوگا۔ مہربانی کرکے عہدہ داران وقت کی پابندی فرمائیں جنرل سیکرٹری انصار اللہ لاہور

اجلاس بزم حسن بیان لاہور

بزم حسن بیان لاہور کا ایک نہایت اہم اجلاس مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۴ء کو بعد نماز مغرب فضل عمر لائبریری جودھامل بلڈنگ میں منعقد ہوگا۔ تمام ممبران بروقت شامل اجلاس ہوں

جنرل سکرٹری بزم حسن بیان لاہور

سچی باتیں

(از مولانا عبد الماجد دریا آبادی)

پستی کا کوئی حد سے گزرنا دیکھے

ایڈیٹر صاحب حقیقت (لکھنؤ) کے تازہ روزنامچہ سے:-

"واپسی میں منڈی میں ایک دوست کے ہاں ٹھیرا۔ یہاں اس افسوسناک خبر کی تصدیق ہوئی۔ کہ دو تعلیم یافتہ مسلمان لڑکیوں نے جو اپنے ہی عزیز دوستوں کی لڑکیاں ہیں۔ دو غیر مسلم دوستوں کے ساتھ "سول میرج" کرلی ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون تعلیم کے ساتھ لڑکیوں کو بہت زیادہ آزادی دے دینے کا یہی نتیجہ ہے...... سول میرج کو تو اسلام جائز ہی نہیں رکھتا۔ خاص کر جبکہ شادی کے وقت اس کا اقرار کرنا پڑتا ہے۔ کہ فریقین کسی مذہب کے پیرو نہیں ہیں"۔

لیکن "مخلوط تعلیم" کے نتیجہ، وہ تعلیم خواہ بی۔اے اور ایم۔اے اور ایل ایل بی کلاسوں کی ہو۔ یا میڈیکل کالجوں کی یا انجنیرنگ کالجوں کی کیا اس کے سوا کچھ اور بھی پیدا ہو سکتے تھے۔ صحیح مذہبی تربیت جو حیاء عصمت کی ضامن تھی۔ جب آپ نے اسے قدم قدم پر ٹھکرایا۔ اور ایسے ماحول میں لا ڈالا۔ جہاں ہر قسم کی آوارگی و بے حیائی ہی عین تہذیب و ترقی و روشن خیالی ہے۔ تو ان نتیجوں پر حیرت کا کوئی سا بھی محل رہ جاتا ہے؟ ـــ اس بے خدا اور آخرت فراموش۔ شرافت سوز و عصمت کش نظام کو اپنے اوپر مسلط کر لینے کے بعد کوئی ادنیٰ توقع بھی آخر ان اخلاقی جوہروں کی کیوں رکھیے۔ جو صرف شریفوں اور عصمت مآبوں کے خاندانوں کا خاصہ تھے؟

یہ سخت جان اردو

حکومت دہلی کی طرف سے فضل علی کمشن کے سامنے جو میمورنڈم "عظیم تر دہلی" کے لئے یعنی یو۔پی کے مغربی اضلاع کو اس سے کاٹ کر صوبہ دہلی میں جوڑ دینے کے لئے پیش ہوا ہے۔ اور جس سے یو۔پی سرکار میں قدرتاً ایک کھلبلی پڑگئی ہے۔

"اس میمورنڈم میں اور دلیلوں کے ساتھ ساتھ یہ دلیل شاید پہلی بار پیش کی گئی ہے۔ کہ اس نئے صوبہ کی تشکیل اس لئے بھی ضروری ہے۔ کہ اس مجوزہ عظیم تر دہلی کے باشندے لسانی اعتبار سے بالکل متحد ہیں۔ یعنی وہ ایک ایسی زبان بولتے ہیں۔ جسے مغربی ہندی یا ہندوستانی کہا جاسکتا ہے۔"

. . . .

لیجیے "مغربی ہندی" یا ہندوستانی یا اردو کا ایک مستقل صوبہ یعنی دہلی اور اس کے اردگرد ہر طرف صدہا میل پھیلے ہوئے علاقہ کا بنا دینے کی تحریک شروع ہوگئی ہے۔ اور وہ بھی خالص الخاص کانگرسی حلقہ سے! جس زبان کے وجود ہی کو سرے سے ٹھکرایا جا رہا تھا۔ اور کمال نخوت و خود بینی سے کہا جا رہا تھا۔ کہ اردو نامی تو کوئی زبان ہی نہیں۔ وہ اتنی جاندار نکلی۔ کہ ایک شہر نہیں۔ ایک ضلع بھی نہیں۔ پورے صوبہ موجودہ یو۔پی کی ٹکر کے صوبہ کی زمین اس کے لئے تیار کی جا رہی ہے۔ اور جس ٹنڈنی اور سمپورنانندی ہندی کے لئے دم داعیے یہ تھے۔ کہ یہ سارے ملک کی زبان ہے۔ وہ ملک کیا معنے۔ پورے یو۔پی کی بھی زبان نہ نکلی! اس کی کل کائنات بہ طور "مشرقی ہندی" کے یہ ٹھہری۔ کہ وہ اس صوبہ کے بس مشرقی ضلعوں کی بولی ہے۔

عراق بیسویں صدی میں

لکھنؤ کے اسلامی ماہنامہ صبح صادق کا مکتوب عراق کے ایک ندوی سیاح کے قلم سے:-

"بصرہ قدیم وجدید تہذیب کا سنگم ہے۔ عوام اور متوسط طبقہ کا لباس اسی عربی طرز کے لمبے کرتے اور سر پر سوتی رومال اور موٹی اور بھدی عقالیں اور ان کی عورتیں برقع پوش لیکن کاسیات عاریات کی مصداق۔ دوسرا طبقہ وہ ہے۔ جو خاص یورپین لباس کو قومی لباس کا درجہ دیئے ہوئے ہے۔ اس طبقہ کی عورتیں جس لباس میں نکلتی ہیں۔ ان پر کاسیات کا لفظ سرے سے صادق نہیں آتا۔ بس اس کے بعد ہی کا لفظ موزوں ہو سکتا ہے...... یہ عرب سے نسبت رکھنے والی یا عرب کہلانے والی قوم لہو و لعب عیش و عشرت کی دلدادہ ہے۔ عوام سے دن بھر قہوہ خانے آباد ہیں۔ کچھ بیٹھے کھیلتے بھی رہتے ہیں۔ معلوم نہیں جوا ہوتا ہے۔ یا محض اضاعت وقت۔ بڑی بڑی مسجدیں ہیں۔ جن میں لاؤڈ سپیکروں سے اذانیں دی جاتی ہیں۔ مسجدوں کے اندر عمدہ۔ اعلیٰ درجہ کی قالینیں بچھی ہیں۔ لیکن نمازی تھوڑے۔ غریب و عوام اور یہی حال صرف بصرہ کا نہیں عرض کر رہا ہوں۔ پورے عراق کا یہی عالم ہے۔

وہی بصرہ جن کی نسبت سے حسن بصری اور رابعہ بصریہ کے نام آج تک زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں۔ ـــ اور وہی عراق جو امام ابوحنیفہ سے لے کر خدا معلوم کتنے ائمہ دین کا مولد و مدفن رہ چکا ہے۔ بغداد عراق کا دارالسلطنت اور مشرق اوسط میں غالباً تیسرے نمبر کا شہر ہے...... لباس تمام تر یورپین ہے۔ صحافتی ترقی کا اندازہ اس سے فرمایئے۔ کہ صرف بغداد سے روزناموں کی تعداد ۳۰ کے لگ بھگ ہے۔ ماہوار اور ہفتہ وار پرچے ان کے علاوہ ہیں...... عام شہری زندگی میں عریانی۔ بے حیائی اور یورپ زدگی نمایاں ہے...... نظام تعلیم۔ نصاب تعلیم طریق تعلیم سب ہی یورپ زدہ ہے۔ کلیۃ الشریعۃ کے پرنسپل مجھ سے بتا رہے تھے۔ کہ ابتدائی اور ثانوی جماعتوں میں دینیات کے جو چند اسباق ہیں۔ وہ بھی بعض ترقی پسند حکام کی نظروں میں کھٹکتے ہیں۔ لیکن اگر دینیات کے اسباق ہفتہ وار نہیں۔ بلکہ روزانہ چار گھنٹے بھی ہوئے۔ جب بھی کوئی فائدہ نہیں تھا۔ کیونکہ تربیت اور ماحول اس قدر زہر آلود ہے۔ کہ کوئی توقع نہیں قائم کی جاسکتی"۔

وہ دارالسلام بغداد جو کبھی جنید کا تھا کبھی جیلانی کا کبھی خطیب کا! اور کتنے نام بغداد کے مشاہیر علم و عمل کے یاد دلائے جائیں۔

ہندی اپنے آئینہ میں

یو۔پی، ہائی اسکول اور انٹرمیڈیٹ کے نتیجوں کی تباہی خرابی پر نیشنل ہیرالڈ میں شری وید نرائن جی کے قلم سے مراسلہ:-

"نتائج امتحان کی اس درجہ خرابی کی حقیقی وجہ یہ تھی۔ کہ ہندی کو ذریعہ تعلیم غیر معمولی عجلت کے ساتھ قرار دیا گیا۔ اور امتحانات کے جوابات بھی اسی زبان میں لکھنے کی ہدایت کردی گئی۔ موزوں الفاظ و اصطلاحات کی عدم موجودگی کے باعث پڑھانے والے استاد خود حیران تھے۔ اور وہ طلباء کو پڑھانے میں اچھی طرح اظہار مطلب نہ کرسکے۔ نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طلباء کی تعلیم ہی ناقص رہی۔ ...... اگر امتحان والے طلباء کو اس کی آزادی ہوتی۔ کہ انگریزی زبان یا اپنی مرضی کی کسی دوسری زبان میں تعلیم حاصل کریں اور سوالات کا جواب بھی اسی زبان میں دے سکیں۔ تو صورت حال یقیناً بہتر ہوتی۔"

خدا کا شکر ہے۔ کہ یہ ہندی کی چندی۔ ہندو اخباروں میں خود ہندوؤں کے قلم سے ہو رہی ہے۔ کسی مسلمان غریب کا قدم درمیان میں ہوتا۔ تو خدا جانے۔ اب تک اس کی کیا گت بن چکی ہوتی!

(صدق جدید لکھنؤ)

احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس

مورخہ ۱۰ جون ۱۹۵۴ء کو بوقت ۵ بجے شام احمدیہ مسجد فضل میں احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن لائل پور کا اجلاس زیر صدارت مکرم بشیر احمد صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن منعقد ہوا۔ جس میں شمولیت کے لئے احمدی و غیر احمدی حضرات کو دعوت دی گئی۔ اجلاس کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا۔ اس کے بعد خاکسار نے سابقہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ بعد ازاں مولوی مقبول احمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ سابق مبلغ انگلستان نے "ضرورت مذہب اور یورپ کی مذہبی حالت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں مذہب کے معنے۔ اس کی ضرورت اور اہمیت کو وضاحت سے بیان کرنے کے بعد یورپ کی مذہبی حالت بیان کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس وقت یورپ کی مذہبی حالت نہایت خراب ہے۔ وہ لوگ مذہب سے بہت دور ہیں۔ ان لوگوں کو مذہب کی طرف لانا نہایت مشکل کام ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی تائید کے بغیر ناممکن ہے۔

آپ نے ان اعتراضات کے مدلل جوابات دے کر اپنی تقریر کو ختم کیا۔ جو کہ یورپین عام طور پر اسلام پر کرتے ہیں۔ مثلاً تعدد ازدواج۔ اسلام کا بزور شمشیر پھیلنا۔ مذہب کا جنگی تعلیم دینا۔ موجودہ مسلمان حکمرانوں میں اسلامی نمونے کا فقدان۔ مذہب ملکی اور سیاسی ترقی میں رکاوٹ ہے وغیرہ وغیرہ۔

اس کے بعد شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ امیر جماعت لائل پور نے اپنے خیالات کا اظہار فرماتے ہوئے لائل پور کے احمدی طلباء کی سرگرمیوں کو سراہا۔ اور انہیں نصیحت فرمائی۔ کہ وہ اپنی تنظیم کو مضبوط کریں۔ اس کے بعد جناب صدر نے معزز مہمان و حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔ اور اجلاس دعا کے ساتھ ختم ہوا۔ (سیکرٹری احمدیہ انٹر کالجیٹ ایسوسی ایشن)

نہری پانی کا تنازعہ

بین الاقوامی عدالت کی تجویز

ابتدا ہی سے ان اجلاسوں میں اور باضابطہ یادداشتوں کے ذریعہ پاکستان اس بات پر زور دیتا رہا۔ کہ چونکہ یہ مسئلہ زیادہ تر قانونی ہے۔ اس لئے اسے بین الاقوامی عدالت میں پیش کر دینا چاہئے لیکن ہندوستان ہر بار انکار کرتا رہا ہے۔ پھر پاکستان نے یہ تجویز بھی پیش کی۔ کہ مشترکہ دریاؤں کے پانیوں کا مسئلہ چونکہ دونوں ملکوں کے بنیادی حقوق سے تعلق رکھتا ہے۔ اس لئے اسے کسی غیر جانبدار ثالث کے سپرد کر دیا جائے۔ لیکن ہندوستان نے اسے بھی تسلیم نہ کیا۔

یکم ستمبر ۱۹۴۸ء کو مشرقی پنجاب کے انجینئروں نے مغربی پنجاب کے انجینئروں کو مطلع کیا۔ کہ ۴ مئی ۱۹۴۸ء کے اجلاس میں سنٹرل باری دوآب اور دیپالپور کے نہری سلسلوں سے پانی مہیا کرنے کا جو انتظام کیا گیا تھا۔ ۳۰ ستمبر ۱۹۴۸ء کو ختم کر دیا جائے گا مغربی پنجاب کے انجینئروں نے پانی بند کر دینے کی اس تہدید سے اپنی مرکزی حکومت کو آگاہ کیا چنانچہ پاکستان کے وزیر خارجہ نے نئی دہلی سے گفت و شنید کر کے اس امر کی یقین دہانی چاہی کہ جب تک دونوں حکومتیں کسی آخری فیصلے پر نہیں پہنچتیں۔ نہری پانی کی سپلائی کا سلسلہ جاری رہے گا پہلے تو مسٹر نہرو نے وزیر خارجہ کی حیثیت سے جواب دیا کہ سپلائی عارضی طور پر جاری رہے گی۔ لیکن ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء کو وزیر اعظم نہرو نے حکومت پاکستان کو ایک تار دیا جس میں کہا گیا تھا کہ ہندوستان یہ تسلیم کرنے سے انکار کرتا ہے۔ کہ مئی ۱۹۴۸ء میں مغربی پنجاب کو نہری پانی سپلائی کرنے کا جو فیصلہ کیا گیا تھا وہ اس وقت کے لئے تھا۔ جب تک کہ دونوں حکومتیں کسی آخری فیصلے پر نہیں پہنچتیں۔ ہندوستان یہ سمجھتا ہے۔ کہ اگر ایک فریق بلا مشورہ کسی آخری فیصلے پر پہنچنے سے انکار کرتا ہے یا کسی فریق کی طرف سے معاملے کو طے کرنے میں بے سبب تاخیر ہوتی ہے۔ تو دوسرے فریق کو اختیار ہے۔ کہ وہ مناسب نوٹس دے کر معاہدے کو ختم کر دے تار کے آخر میں کہا گیا تھا کہ مئی ۱۹۴۸ء میں جو بندوبست کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ پاکستان نے مشرقی پنجاب کے اس حق کو تسلیم کیا ہے کہ مغربی پنجاب کو دیئے جانے والے پانی میں کمی کر سکتا ہے تار میں مزید کہا گیا تھا کہ آئندہ دونوں حکومتوں کے نمائندوں کے جو اجلاس منعقد ہوں گے "وہ مغربی پنجاب کی اسی تسلیم کردہ بنیاد پر ہوں گے"

گویا ہندوستان نے تنازعہ کو نہ صرف بین الاقوامی عدالت میں پیش کرنے کی تجویز کو مسترد کر دیا تھا بلکہ اب وہ سے ... گفت و شنید کرنے ہی سے انکار کر دیا تھا جب تک کہ پاکستان مشترکہ دریاؤں کے پانیوں پر مشرقی پنجاب کے کلی حقوق ملکیت کو تسلیم نہیں کر لیتا۔

عزائم بے نقاب ہو گئے

اس دوران میں اس امر کا صاف پتہ چل گیا۔ کہ ہندوستان مختلف کانفرنسوں میں تاخیر و التواء کا رویہ کس لئے اختیار کئے ہوئے تھا۔ اس نے آبپاشی کے نئے منصوبے بڑے وسیع پیمانے پر شروع کر دیئے تھے۔ اور وہ ان منصوبوں کے لئے راوی۔ بیاس اور ستلج کے اس سارے پانی کو استعمال میں لانا چاہتا تھا۔ جس پر پاکستان کا قانونی حق تھا۔ اور جسے وہ پہلے سے استعمال کر رہا تھا۔ ہندوستان کے ان عزائم کا انکشاف اس کی شائع کردہ کتاب "پہلی پنج سالہ منصوبہ بندی" (FIRST FIVE WEAR PLAN) سے ہوتا ہے۔ اس کتاب کی رو سے وہ بھاکرا بند کی تکمیل تک راوی۔ بیاس اور ستلج کے اس سارے پانی کو استعمال کرنا چاہتا ہے۔ جس سے اب تک پاکستان حق دار ہونے کی حیثیت سے اپنی ۵۰ لاکھ ایکڑ زمین کو سیراب کرتا رہا ہے۔ بھاکرا بند کی تکمیل میں ابھی کئی سال لگیں گے (اور اس کی تکمیل کے بعد بھی ہندوستان کا ارادہ ہے۔ کہ اس پانی کا جو پاکستان کا حصہ ہے) ایک بڑا حصہ اپنے استعمال میں لاتا رہے۔ اور اس طرح پاکستان کو اس سے ہمیشہ کے لئے محروم کر دے۔ ہندوستان میں پاکستان سے کہیں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ اس کے پاس دوسرے بہت سے بڑے دریا ہیں۔ وہ زمینیں جن کو سیراب کرنے کے لئے ہندوستان پاکستان کے حصے اور اس کی ضرورت کا پانی ہتھیانا چاہتا ہے۔ انہیں وہ جمنا اور گنگا کے دریاؤں سے بھی سیراب کر سکتا ہے۔ ان دونوں دریاؤں کے بہاؤ کا سالانہ اوسط ۴۰ کروڑ مربع فٹ ہے جو سندھ طاس کے سارے دریاؤں کے بہاؤ سے بھی دگنے سے زیادہ ہے۔ اس وقت ہندوستان جمنا کا کسی قدر پانی استعمال کر رہا ہے۔ لیکن گنگا کا پانی ابھی تک بہت تھوڑا استعمال میں لایا گیا ہے۔ مسٹر اے۔ این۔ کھوسلہ جو حکومت ہند کے محکمہ نہر کے ایک ممتاز افسر اور انجینئر ہیں۔ اور جو لیلی اینتھل اسکیم کی ورکنگ پارٹی میں اپنی حکومت کے نمائندے کی حیثیت سے شریک ہوئے تھے۔ انہوں نے بھی ان بنیادی حقائق کو تسلیم کیا ہے ۱۹۴۳ء میں انہوں نے اس رقبے کو گنگا اور جمنا کے پانیوں سے سیراب کرنے کا ایک پلان مرتب کر کے حکومت کو پیش کیا تھا۔ جس کو سیراب کرنے کے لئے حکومت ہندوستان راوی۔ بیاس اور ستلج کا پانی لینے کی تدبیر کر رہی ہے مسٹر کھوسلہ نے اپنی رپورٹ میں حکومت کو یہ تجویز پیش کی تھی۔ کہ پانی کے تین ذخائر جمنا پر اور تین گنگا پر تعمیر کئے جائیں گے۔ اور ان سے براہ راست یا معاونوں کی بنیاد دول پر اس رقبے کو پانی مہیا کیا جائے۔ اگر ہندوستان اس علاقے کی تعمیر و ترقی کا طالب ہے۔ تو جمنا اور گنگا اس کو سیراب کرنے کے منطقی ذرائع ہیں۔ پھر مالدار آدمی — ہندوستان — پاکستان کی محبوب چیز کو کیوں ہتھیانا چاہتا ہے۔

پاکستان ساڑھے تین برس سے انتہائی کوشش کرتا رہا ہے۔ کہ اس کی موت اور زندگی سے تعلق رکھنے والا یہ جھگڑا دوستانہ گفت و شنید سے طے ہو جائے۔ لیکن اس کی ساری کوششیں ناکام ثابت ہوئی ہیں۔ اس دوران میں ہندوستان نہری پانی کو مستقل طور پر بند کرنے کی دھمکیوں پر دھمکیاں دیتا رہا۔ جس طرح اس نے ۱۹۴۸ء میں عارضی طور پر بند کر دیا تھا۔ اور پاکستان کے سر پر تباہی اور بربادی کا ایسا خطرہ منڈلاتا رہا۔ جس سے زیادہ تباہی حملہ آور دشمن کے بم بھی کسی ملک میں نہیں پھیلا سکتے۔

بین الاقوامی عدالت میں جانے اور معاملے کو کسی غیر جانبدار ثالث کے سپرد کرنے سے انکار کرنے کے بعد مسٹر نہرو نے یہ تجویز پیش کی ....

.... کہ اس جھگڑے کو ایک ایسے ٹریبونل کے سامنے پیش کیا جائے جو دونوں ملکوں کے ایک ایک جج پر مشتمل ہو۔ اس تجویز کا نتیجہ سوائے تعطل اور تاخیر کے اور کیا ہو سکتا تھا۔ اس اثناء میں ہندوستان اپنی آبپاشی کی اسکیموں کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں مصروف رہتا غالباً وہ چاہتا تھا۔ کہ اگر پاکستان بین الاقوامی عدالت میں اپنا مقدمہ پیش کرنے میں کامیاب ہو بھی جائے۔ تو وہ عدالت کے سامنے یہ کہہ سکے کہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا۔

لیلی اینتھل کی تجویز

۱۹۵۱ء کے موسم گرما میں پاکستان سلامتی کونسل میں یہ درخواست کرنے کا ارادہ کر رہا تھا۔ کہ وہ ہندوستان کو نہری پانی کا تنازعہ بین الاقوامی عدالت میں پیش کرنے کی ہدایت کرے کہ۔

COLLIERS MAGAZINE میں ایک مضمون شائع ہوا۔ جس میں غالباً پہلی مرتبہ اس جھگڑے کا کامل حل پیش کیا گیا تھا۔ مضمون نگار محکمہ وادی ٹانیسی کے سابق افسر اعلیٰ اور اٹامک انرجی کمیشن کے چیئرمین مسٹر ڈیوڈ ای لیلی اینتھل تھے۔ جنہیں دونوں ملکوں نے اپنے طور پر اپنی آبپاشی کی اسکیموں کا ملاحظہ کرنے کے لئے دعوت دی تھی۔

مسٹر لیلی اینتھل نے نہری پانی کے تنازعہ کا ان تمام دوسرے تنازعات کے پس منظر کے ساتھ جائزہ لیا۔ جنہوں نے ہندوستان اور پاکستان کے باہمی تعلقات کو بگاڑ رکھا تھا۔ انہوں نے تسلیم کیا۔ کہ اگر دوسرے جھگڑے حل کر لئے جائیں۔ تو یہ جھگڑا ابھی اطمینان بخش حد تک حل کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی تسلیم کیا۔ کہ پاکستان اور ہندوستان دونوں کو پانی کی فوری ضرورت ہے۔ انہوں نے اس کشیدگی کو بھی محسوس کیا۔ جو دونوں ملکوں کے درمیان بڑھ رہی تھی۔ اور جو نہایت آسانی کے ساتھ انہیں جنگ میں دھکیل سکتی تھی۔ انہوں نے سیلابی پانی کی اس مقدار پر بھی غور کیا جو ہر سال سیلاب کے چھ یا سات ہفتوں کے اندر ضائع ہو جاتی ہے۔ اور محسوس کیا۔ کہ اگر اس مقدار کو محفوظ کر لیا جائے۔ تو دونوں ملکوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے وافر پانی موجود ہے۔ ان کے نزدیک یہ مسئلہ خالص انجینئرنگ سے تعلق رکھتا تھا۔ اور اسے سیاسی یا جذباتی طریقوں سے نہیں۔ بلکہ انجینئرنگ کی اسکیموں سے حل کیا جا سکتا تھا۔ انہوں نے خیال ظاہر کیا۔ کہ اگر نہری پانی کے اس جھگڑے یا کسی دوسرے جھگڑے کے تصفیہ کی نوبت آئے۔ تو سب سے پہلے نہری پانی کے موجودہ مصرف کی ضمانت تحفظ دی جانی چاہیئے۔ اور اس کے بعد نئے مصارف کی ضروریات موسم گرما کے سیلابی پانی کے ذخیرہ سے پوری کی جانی چاہئیں۔ انہوں نے یہ رائے ظاہر کی کہ اگر دونوں ملک مل کر آبپاشی کا کوئی سلسلہ تعمیر کریں۔ اور اس کی مشترکہ طور پر نگرانی کریں۔ تو ورلڈ بنک ایسا ادارہ انہیں مالی امداد دے سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی خیال ظاہر کیا۔ کہ اس قسم کی مشترکہ کوشش دونوں ملکوں میں خیر سگالی کا ایک ایسا جذبہ پیدا کر دے گی جس سے ان کے دوسرے مسائل بھی حل ہو جائیں گے۔

ورلڈ بنک کی پیشکش

ورلڈ بنک کے صدر مسٹر آر یوجین آر بلیک کو مسٹر لیلی اینتھل کی تجاویز میں امن عالم کے سلسلے میں بنک کی خدمات کو وسعت دینے اور دو معاند ملکوں کے درمیان تعاون اور اشتراک پیدا کر کے تینوں گروہوں کو نفع پہنچانے کا موقع نظر آیا۔

اس لئے ۶ ستمبر ۱۹۵۱ء کو انہوں نے دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم کو ایک مکتوب لکھا جس میں مسٹر لیلی انتھل کی تجاویز کو عملی جامہ پہنانے کے لئے بینک کی خدمات پیش کی گئی تھیں۔ دونوں ملکوں نے اس سے دلچسپی کا اظہار کیا۔ چنانچہ مسٹر بلیک نے پھر ایک مکتوب بھیجا جس میں مجوزہ اسکیم کے طریق کار کا خاکہ کھینچا گیا تھا۔ اس کے بعد وہ بنفس نفیس دونوں ملکوں کے وزرائے اعظم سے آکر ملے اور ان تجاویز کے متعلق بات چیت کی۔

۱۳ مارچ ۱۹۵۲ء کو صدر بلیک نے دونوں وزرائے اعظم کو ایک مکتوب بھیجا جس میں کہا گیا تھا کہ میرے متعلقہ گروہوں کو ان بنیادوں پر متفق پایا ہے۔ جن پر ہم لیلی انتھل کے منصوبے کے تحت کام کر سکتے ہیں، سب کا اس امر پر اتفاق ہے کہ "ان کا بنیادی مقصد انجینئرنگ کے ان خاص منصوبوں کو عملی جامہ پہنانا ہے۔ جن کی مدد سے دونوں ملکوں کو اس قدر پانی دستیاب ہو سکتا ہے۔ جتنا اس سے پہلے انہیں کبھی نہیں ہوا تھا"۔ مسٹر بلیک نے آگے چل کر کہا تھا۔ کہ جب تک بنک کی شرکت وتعاون سے یہ مشترکہ کام جاری رہے گا۔ کوئی فریق ایسا قدم نہیں اٹھائے گا۔ جس کا مقصد دوسرے فریق کو پانی کے ذخیرے سے محروم کر دینا ہو"۔

ورکنگ پارٹی کے اجلاس مئی اور جون ۱۹۵۲ء میں واشنگٹن کراچی اور دہلی میں منعقد ہوئے۔ جن کا مقصد اطلاعات کا تبادلہ، مزید امور پر غور وفکر اور سندھ طاس کا دورہ کرنا تھا، اور اب زیر پمفلٹ نومبر ۱۹۵۲ء میں شائع کیا گیا تھا اس کا اجلاس ستمبر۔ اکتوبر ۱۹۵۳ء میں واشنگٹن ہو رہا ہے تاکہ ایک ایسی جامع تجویز تیار کی جائے جسے دونوں ملک، اور ورلڈ بنک۔ خوشی سے قبول کر لیں۔

۲۴ اکتوبر ۱۹۴۸ء سے جبکہ مسٹر نہرو نے پاکستان کو تار دیا تھا، اب تک بہت سے اقدام ہو چکے ہیں۔ اور زیر غور منصوبے سے مستقبل کی امید پیدا ہو گئی ہے۔ لیکن ہندوستان نئی نہریں اور ہیڈ ورکس کی تعمیر جاری رکھے ہوئے ہے۔ اور پاکستان کے حق کو رفتہ رفتہ غصب کرتا جا رہا ہے۔

ابھی شیخ محمد عبداللہ کی رہائی کا کوئی امکان نہیں

نئی دہلی ۱۵ جولائی۔ کشمیر کے سابقہ وزیر اعظم شیخ عبداللہ کے جو گذشتہ ایک سال سے نظر بند ہیں ابھی رہا ہونے کا کوئی امکان نہیں ہے کشمیر سے آمدہ اطلاعات سے پتہ چلا ہے کہ جموں کشمیر گورنمنٹ اس وقت ایسی کسی تجویز پر غور کرنے کو تیار نہیں ہے۔ جس سے اسٹیٹ کے اندرونی امور میں کسی قسم کے نقض امن یا خطرہ پیدا ہونے کا ڈر ہو۔

یاد رہے کہ شیخ عبداللہ کو گذشتہ سال حکومت ہند نے وزیر اعظم کے عہدہ سے برخاست کر کے نظر بند کر دیا تھا۔ نیشنل کانفرنس کے دوسرے لیڈر بخشی غلام محمد کی قیادت میں نئی حکومت نے شیخ عبداللہ پر امریکہ کے ساتھ مل کر کشمیر کو ہندوستان سے الگ کرنے کے الزام لگائے تھے کشمیر اور ہندوستان میں شیخ عبداللہ کے کچھ اپنے ساتھی کبھی کبھی ان کی رہائی کی آواز اٹھاتے رہتے ہیں۔ لیکن سری نگر کے سرکاری حلقوں کے مطابق اس وقت کوئی ایسا سوال اٹھانا یا اس پر غور کرنا ریاست کے تحفظ کو کمزور کرنا ہو گا۔

تھائی لینڈ اور امریکہ کے درمیان فوجی مذاکرات

واشنگٹن ۱۴ جولائی:- تھائی لینڈ کے سفیر مامزد امریکہ پوٹ سارسن نے یہاں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا۔ کہ تھائی لینڈ اور امریکہ کے درمیان حالیہ بات چیت میں تھائی لینڈ کی فوجی صورت حال پر غور کیا گیا۔ پوٹ سارسن نے کہا کہ امریکی چیف آف اسٹاف کے چیئرمین ایڈمرل ارتھر ریڈفورڈ نے اس بات چیت میں مجوزہ معاہدہ جنوب مشرقی ایشیا کی شرائط کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ لیکن وہ معاہدہ اگر واقعی مستقبل قریب میں معرض وجود میں آ جاتا ہے تو اس کی شرائط کے متعلق بات چیت ہو گی۔

متعلق بات چیت کرنے کے لئے ۲۲ جولائی کو واشنگٹن پہونچ رہے ہیں۔ توقع کی جاتی ہے کہ ری کی آمد کے متعلق عنقریب وائٹ ہاؤس سے بھی ایک سرکاری اعلان کیا جائے گا۔

برطانیہ کیلئے علاقہ نہر سویز کو خالی کر دینے کا وقت آ گیا

حماقت کے ساتھ برطانیہ کا وقار قائم نہیں رہ سکتا

کنزرویٹو پارٹی کے جلسہ میں سر چرچل کی تقریر

لندن۔ ۱۵ جولائی۔ سر چرچل نے کنزرویٹو پارٹی کے ایک جلسہ میں اعلان کیا کہ وقت آ گیا ہے۔ کہ برطانیہ علاقہ نہر سویز کو خالی کر دے۔ اس جلسہ میں وزیر جنگ مسٹر ہیڈ اور چرچل نے جو تقریریں کی تھیں وہ اخباروں میں شائع نہیں ہوئیں۔ چند ممبروں نے کہا کہ علاقہ نہر سویز کو خالی کرنے سے برطانیہ کے وقار کو صدمہ پہونچے گا۔ سر چرچل نے جواب دیا کہ حماقت کے ساتھ وقار قائم نہیں کیا جا سکتا!

ہائیڈروجن بم نہر سویز کو بیکار کر دے گا

وزیر جنگ مسٹر ہیڈ نے کہا کہ ایک ہائیڈروجن بم زمانہ جنگ میں نہر سویز کو بیکار کر دے گا۔ میجر ای اے۔ ایچ لیگ بورکے نے کنزرویٹو پارٹی سے استعفا دے دیا اور کہا کہ میں ایک آزاد ممبر کی حیثیت سے پارلیمنٹ میں شامل رہوں گا۔ سر چرچل کے اس اعلان سے یہ ممکن ہے کہ کنزرویٹو پارٹی کے چالیس ممبر مستعفی ہو جائیں۔

میجر لیگ بورکے نے کہا کہ اگر پارٹی سے میرے استعفے کی فوری وجہ مصر سے ان شرائط پر گفت وشنید شروع کرنا ہے، جن میں علاقہ نہر سویز سے برطانی افواج کی واپسی بھی شامل ہے۔ لیکن کنزرویٹو پارٹی سے میرے اختلافات اس سے زیادہ گہرے ہیں۔

راجہ غضنفر علی خاں نے ہائی کمشنر کے عہدے سے استعفا نہیں دیا

دہلی ۱۵ جولائی۔ امید ہے کہ پاکستان کے ہائی کمشنر راجہ غضنفر علی خاں اگلے ماہ تک ہندوستان واپس آ جائیں گے۔ پروگرام کے مطابق انہیں ۱۴ اگست کو جبکہ پاکستان ہائی کمیشن میں پاکستان کا یوم آزادی منایا جائے گا۔ دہلی میں موجود ہونا چاہیئے۔

راجہ غضنفر علی خاں کے کراچی واپس روانہ ہو جانے کے بعد اخبارات میں یہ خبریں شائع ہوئی تھیں کہ انہوں نے اپنے عہدے سے استعفٰی دے دیا ہے اور سیاسیات میں داخل ہو گئے ہیں۔ لیکن ان خبروں کی کراچی سے کوئی تصدیق نہیں ہوئی۔

چین اور انڈونیشیا میں معاہدہ کا امکان

جاکرتا ۱۵ جولائی۔ اس امر کا اعلان ہے کہ انڈونیشیا اور چین کے درمیان ان پانچ اصولوں پر جو مسٹر نہرو اور مسٹر چو این لائی کے گذشتہ بیان میں واضح کئے گئے ہیں ایک سمجھوتہ ہو جائے گا اگر یہ سمجھوتہ ہو گیا تو انڈونیشیا اس سلسلہ میں دوسرا ملک ہو گا۔ پہلا ملک ہندوستان ہے۔ جس نے چین کے ساتھ سمجھوتہ کیا ہے۔ نہرو چاؤ بیان میں اس ضرورت کا اظہار کیا گیا تھا۔ کہ اسی قسم کے معاہدے دوسرے ایشیائی ممالک کے درمیان ہوں۔ بعد میں ایک ایسا ہی بیان چین کے وزیر اعظم کی برمی وزیر اعظم کے ساتھ ملاقات کے بعد جاری کیا گیا تھا۔

لیبیا میں امریکی فضائی اڈوں کی تعمیر کا معاہدہ

نیویارک ۱۴ جولائی۔ وزیر اعظم لیبیا مصطفٰے ابن حلیم گذشتہ شب واشنگٹن جاتے ہوئے یہاں پہونچے۔ موصوف وہاں شمالی افریقہ میں امریکی فضائی اڈوں سے متعلق امریکی افسروں سے گفتگو کریں گے وزیر اعظم لیبیا نے یہاں ایک بیان میں کہا کہ واشنگٹن میں بات چیت کرنے سے ان کا اصل مقصد یہ ہے کہ لیبیا میں امریکی فضائی اڈوں کی تعمیر کے لئے ۱۹۵۱ء میں جو عارضی معاہدہ ہوا، وہ مستقل حیثیت کا ہو جائے

پنڈت پنت کو مرکزی کابینہ میں وزیر مقرر کیا جائیگا

بنارس ۱۵ جولائی۔ یو، پی کے وزیر اعلیٰ پنڈت گوبند ولبھ پنت کو عنقریب مرکزی کابینہ میں لے لیا جائے گا۔ مدراس کے گورنر مسٹر سری پرکاشس کو یو، پی کا وزیر بنایا جائے گا۔ باوثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سری پرکاش آج کسی وقت بنارس سے لکھنؤ جائیں گے، جہاں وہ اس سوال پر پنڈت پنت اور دوسرے لیڈروں سے ملاقات کریں گے۔

صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری امریکہ جا رہے ہیں

واشنگٹن ۱۴ جولائی۔ آج یہاں معلوم ہوا کہ صدر جنوبی کوریا ڈاکٹر سنگمین ری جنیوا کانفرنس میں اتحاد کوریا سے متعلق مذاکرات کے ٹوٹ جانے کے بعد امریکی افسروں سے کوریا کے مستقبل کے

اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت پر اس وقت زور دینا مسائل کو الجھا دیگا

ویسے جہاں تک اصول کا تعلق ہے چین کی شمولیت کو ہمیشہ ہمیش کیلئے نہیں روکا جا سکتا

(مسٹر چرچل)

لندن ۱۶ رجولائی:۔ مسٹر ونسٹن چرچل نے کل پارلیمنٹ میں امور خارجہ کی بحث میں حصہ لیتے ہوئے کہا کہ اقوام متحدہ میں کمیونسٹ چین کی شمولیت پر اس وقت زور دینے سے وہ انتہائی اہم مسائل جن سے آجکل ہم دوچار ہیں الجھ کر رہ جائیں گے۔ کیونکہ اسے امریکہ کی عظیم قوم ایک غیر دوستانہ اقدام پر محمول کرے گی۔ انہوں نے مزید کہا۔ ویسے جہاں تک اصول کا تعلق ہے۔ کوئی شخص یہ باور نہیں کر سکتا۔ کہ اقوام متحدہ میں چین کی شمولیت کو ہمیشہ ہمیش کے لئے روکا جا سکتا ہے۔ مسٹر چرچل اس وقت مسٹر اٹیلی کی تقریر کا جواب دے رہے تھے۔ جب انہوں نے چین کی شمولیت کے بارے میں خود اپنے خیال کا اظہار کیا۔ تو مسٹر اٹیلی نے فوراً اُٹھ کر کہا کہ میرا یہ ہرگز مطلب نہیں تھا۔ کہ چین کو اقوام متحدہ میں ابھی شامل کر لیا جائے۔ مسٹر چرچل نے فوراً پلٹ کر جواب دیا۔ کہ مجھے خوشی ہے کہ وہ اسی لمحے چین کی شمولیت نہیں چاہتے۔ وزیر اعظم نے اس نازک مسئلے کو طے کرنا مشکل ہو جاتا۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے مسٹر چرچل نے کہا۔ یقیناً اس مسئلہ کو اٹھانے کا یہ موقع نہیں ہے جب کہ ہند چینی میں زور شور سے لڑائی جاری ہے اور کوریا میں جارحانہ حملے کی یاد ابھی تازہ ہے اور وہاں اقوام متحدہ کے ساتھ چین کی جنگ ابھی پوری طرح اختتام پذیر بھی نہیں ہوئی ہے۔ بالخصوص صدر امریکہ کے ساتھ ملاقات میں اس مسئلے کو اٹھانا موزوں نہیں تھا کیونکہ اس ملاقات کا مقصد غلط فہمیوں کو دور کرنا تھا نہ کہ ان میں اضافہ کرنا۔ مسٹر چرچل نے مزید کہا میں جانتا ہوں کہ مسٹر اٹیلی امریکہ کے ساتھ دوستی کے خواہاں ہیں۔ لیکن میں اس امر کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اس وقت انہوں نے جو تقریر کی ہے۔ اس کا امریکہ میں بہت برا اثر ہوگا۔ اور اس کی وجہ سے اُن اہم پیچیدہ مسائل کو طے کرنا اور زیادہ مشکل ہو جائے گا جنہیں آجکل امریکہ کے تعاون سے ہم حل کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

مشرقی بنگال کیلئے اکیس کروڑ روپے کی امداد

مسٹر محمد علی کو مبارکباد کا خط

ڈھاکہ ۱۶ رجولائی:۔ مجلس دستور ساز کے ممبر مسٹر نور احمد نے وزیر اعظم مسٹر محمد علی کو حکومت مشرقی بنگال کی اقتصادی ترقی کے لئے اکیس کروڑ روپے کی امداد منظور کرنے پر مبارکباد دی ہے۔ انہوں نے مسٹر محمد علی کو ایک خط لکھا ہے جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے کہ ٹھوس بنیادوں پر صوبہ کو ترقی دینے کی پالیسی جاری رکھی جائے۔ اس سلسلہ میں انہوں نے بعض تجاویز بھی پیش کی ہیں جن میں کہا گیا ہے کہ مشرقی بنگال میں جو نمک تیار ہوتا ہے۔ اس پر سے محصول ہٹا لیا جائے گھریلو صنعتوں کو ترقی دی جائے۔ اور تعلیم کو ترویج دی جائے۔

ترقیاتی منصوبوں پر سارے بلوچستان میں کام ہوگا

کراچی ۱۶ رجولائی:۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے کہ بلوچستان اور بلوچستان کی ریاستوں کی یونین میں اقوام متحدہ کی طرف سے ترقیاتی منصوبوں کے جو ماہر کام کر رہے ہیں وہ آئندہ سارے علاقہ کی ترقی کے لئے کام کریں گے۔ اب تک زیادہ تر بلوچستان کی ریاستوں کی یونین میں کام ہو رہا تھا۔

ایک لاکھ تین ہزار من نمک مشرقی بنگال میں

ڈھاکہ ۱۶ رجولائی:۔ ایک خبر رساں ایجنسی نے ڈھاکہ سے خبر دی ہے کہ ایک مال بردار جہاز ایک لاکھ تین ہزار من نمک لیکر کراچی سے چاٹگام پہنچ گیا ہے مغربی پاکستان سے مشرقی پاکستان کو با افراط نمک جا رہا ہے۔

مسٹر آئی یو خان نئی دہلی پہنچ گئے

نئی دہلی ۱۶ رجولائی:۔ ہائی کمشنر مسٹر آئی یو خان جو ہندوستانی حکام سے اغوا شدگان کی بازیابی کے متعلق بات چیت کے لئے بذریعہ موٹر کار لاہور سے روانہ ہوئے تھے۔ آج نئی دہلی پہنچ گئے ہیں۔

ہیرہ بانی کے متعلق مسلم لیگ

پارلیمانی پارٹی کا اجلاس

کراچی ۱۶ رجولائی:۔ آج کراچی میں مسلم لیگ پارلیمانی پارٹی کا اجلاس ہوا۔ دریائے ستلج کی نہروں میں پانی کم بہنے سے جو صورت حال پیدا ہوگئی ہے پارٹی نے تین گھنٹے تک اس پر غور کیا۔ مسلم لیگ کے صدر مسٹر محمد علی نے صدارت کی۔ پارٹی اس سوال پر منگل کو پھر غور کرے گی۔

روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف سے ڈاکٹر کچلو کی ملاقات

ملاقات میں جن مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا انہیں ظاہر نہیں کیا گیا

ماسکو ۱۶ رجولائی۔ آل انڈیا امن کمیٹی کے صدر ڈاکٹر کچلو نے گذشتہ بدھ کے روز روس کے وزیر اعظم مسٹر مالنکوف سے ملاقات کی۔ روسی اخباروں نے اس ملاقات کی خبر صفحہ اول پر نہایت اہتمام سے شائع کی ہے۔ ڈاکٹر کچلو روسی امن کمیٹی اور ثقافتی تعلقات کی روسی سوسائٹی کی دعوت پر آجکل روس کا دورہ کر رہے ہیں۔ مالنکوف سے ان کی ملاقات کے بارے میں جو سرکاری اعلان شائع کیا گیا تھا۔ اس میں نہ اس ملاقات کی وجوہات پر روشنی ڈالی گئی۔ اور نہ ہی یہ ظاہر کیا گیا۔ کہ دونوں کے درمیان کن مسائل پر تبادلہ خیالات ہوا۔

ڈاکٹر کچلو بھارت کے ایک شہری وفد کے ساتھ وہاں گئے ہوئے ہیں۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یکم نومبر ۱۹۵۳ء کے بعد سے جبکہ مالنکوف نے برطانوی سفیر سر ولیم ہیٹر کو ملاقات کا موقع دیا تھا۔ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ انہوں نے کسی غیر کمیونسٹ ملک کے نمائندے سے ملاقات کی ہے۔ بھارتی وفد کے ممبران سے دو ہفتہ قبل روسی وزیر خارجہ ایم مولوٹوف نے بھی ملاقات کی تھی۔

چھالیہ پر سے ایکسائز ڈیوٹی ہٹائے جانے کا فیصلہ

کراچی ۱۶ رجولائی۔ آج کراچی میں ایک غیر معمولی گزٹ شائع ہوا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے۔ کہ چھالیہ پر سے ایکسائز ڈیوٹی ہٹائے جانے کا جو فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس پر کل سے عملدر آمد شروع ہو گیا۔

کراچی ۱۶ رجولائی۔ کل پارلیمنٹ میں مشرقی بنگال کی صورت حال پر تبصرہ بحث ہوگی۔ یہ بحث کا چوتھا اور آخری دن ہوگا۔ خیال ہے کہ وزیر اعظم بحث کا اختتام کریں گے۔

مصری جوابی تجاویز کے متعلق برطانیہ امریکہ سے مشورہ کر رہا ہے!

لندن ۱۶ رجولائی:۔ سفارتی حلقوں کے ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ علاقہ سویز کے انخلاء کے بارے میں مصر نے جو جوابی تجاویز پیش کی ہیں۔ آجکل برطانیہ کی حکومت ان کے متعلق امریکہ سے مشورہ کر رہی ہے۔ برطانوی تجاویز جو اب ہیں مصر کی طرف سے جوابی تجاویز گذشتہ اتوار کے روز پیش کی گئی تھیں۔ برطانیہ کی حالیہ تجاویز کے متعلق مسٹر چرچل اور صدر آئزن ہاور کے درمیان واشنگٹن میں پہلے ہی گفتگو ہو گئی تھی۔ سفارتی حلقوں کا کہنا ہے۔ کہ امریکہ۔ برطانوی فوجوں کے واپس آ سکنے کے بارے میں . . . . اس شرط کو بہت اہم سمجھتا ہے۔ کہ صرف عرب ممالک پر ہی نہیں۔ بلکہ ایران اور ترکی پر حملہ ہو جانے کی صورت میں بھی فوجیں علاقہ سویز میں دوبارہ آ سکیں گی۔

مسٹر بیڈل اسمتھ عنقریب جنیوا واپس پہنچ جائیں گے

پیرس ۱۶ رجولائی:۔ برطانیہ۔ فرانس اور امریکہ کے وزرائے خارجہ کے حالیہ مذاکرات کے بعد ایک سرکاری بیان جاری ہوا ہے۔ اس میں یہ انکشاف کیا گیا ہے کہ صدر آئزن ہاور اور امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈلس نے اسسٹنٹ سیکرٹری آف اسٹیٹ مسٹر بیڈل اسمتھ کو کہا ہے کہ وہ مذاکرات میں دوبارہ حصہ لینے کے لئے جلد سے جلد جنیوا واپس پہنچ جائیں مسٹر ڈلس نے خود ہوائی جہاز کے ذریعہ واپس واشنگٹن روانہ ہو گئے ہیں۔

لاہور ۱۶ رجولائی:۔ آج لاہور کا زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت ۱۰۸ء۲ اور کم سے کم درجہ حرارت ۷۹ء۶ تھا۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کی روانگی ملتوی

کراچی ۱۶ رجولائی:۔ وزیر اعلیٰ پنجاب ملک فیروز خان نون نے جو کراچی سے ۱۷ رجولائی ۱۹۵۴ء کو بروز ہفتہ لاہور روانہ ہونے والے تھے چند روز کے لئے اپنی روانگی ملتوی کر دی ہے۔

موٹر گاڑی والوں کیلئے اطلاع!

لاہور ۱۶ رجولائی:۔ لاہور میں موٹر گاڑی والوں کی یاد دہانی کے لئے بتایا گیا ہے۔ کہ اگر انہوں نے جولائی ۱۹۵۴ء کے دور اور موجودہ سہ ماہی کا ٹیکس ادا نہ کیا۔ تو انہیں ٹیکس سے دوگنی رقم بطور جرمانہ ادا کرنی پڑے گی۔ لہٰذا متعلقہ اشخاص کو مشورہ دیا گیا ہے کہ وہ اس ماہ کے آخری ہفتہ سے قبل ٹیکس ٹوکن حاصل کر لیں۔ تاکہ انہیں مجبور ہونے کی صورت میں کسی قسم کی دقت کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

ماہ اگست میں سرکاری تعطیلات

لاہور ۱۶ رجولائی:۔ ڈپٹی کمشنر لاہور کا دفتر اور دوسرے ماتحت دفاتر اور کچہریاں مندرجہ ذیل تقریبات کے سلسلے میں ماہ اگست ۱۹۵۴ء کی حسب ذیل تاریخوں کو بند رہیں گی۔ (۱) عید الاضحیٰ ۹ اور ۱۰ راگست ۱۹۵۴ء (۲) یوم پاکستان ۱۴ راگست ۱۹۵۴ء (۳) جنم اشٹمی ۲۱ راگست ۱۹۵۴ء (۴) نوروز سن ہجری: ۳۱ راگست ۱۹۵۴ء (چاند نظر آنے پر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴